

# بوذاسف

۱۰

(جناب مولانا ابو محفوظ الکریم معصومی لکچرہ تاریخ مدبر عالیہ کلکتہ)

معارف کے حالیہ شماروں میں قرآن کے صاحبزادوں اور بودھ مت کے تقابلی مطالعہ کا ایک سلسلہ نظر آتا ہے، جس کا پہلا حلقہ دو قسطوں میں مولانا گیلانی مدظلہ العالی کی نگارش قلم کا نتیجہ ہے۔ مولانا نے مبادیاتی امور میں۔ اپنی وسیع و ہمہ گیر معلومات کی بنا پر۔ اچھے کے بجائے براہ راست نفس موضوع کے متعلق اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش فرماتے ہوئے مبادیات کو بدیہی قرار دیا اور ان سے کچھ تعرض نہیں کیا ہے، وہ مسعودی اور بیرونی کے اقوال کی ردِ شنی میں اس نتیجہ تک پہنچتے ہیں کہ قرآن کے صاحبزادوں دراصل بودھ مت کے معتقدین تھے۔ ہمارے خیال میں یہ عظیم دعویٰ طویل بحث و نظر کا محتاج تھا اور اس بحث میں پڑنے والوں کے لئے استخراجِ نتائج سے پہلے بے حد ضروری تھا کہ صحت اور بودھ مت کی تاریخ کا صحیح جائزہ لیتے علیٰ ہذا القیاس ان اصطلاحات کی تحقیق بھی کر لیتے جن کا استعمال اس بحث میں ناگزیر ہے:

سلسلہ کا دوسرا حلقہ رنگون کے ایک ندوی فاضل کا ہے۔ اس میں اصل سلسلہ کے متعلق ہلکا سا اشارہ کرتے ہوئے بودھ مت کے بعض خاص الفاظ کی بابت مختصر طور پر مفید باتیں پیش کی گئی ہیں لیکن موضوع کی اہمیت کے لحاظ سے یہ مختصر مضمون نہ

لے معارف (اعظم گڑھ) : مولانا مناظر احسن گیلانی - ج ۱ ع ۲ + ۳ (۱۹۵۳ء) جناب عبد الرحمن ندوی : (استدراک) - ج ۲ ع ۱۱ (۱۹۵۳ء) جناب سید فضل اللہ ج ۲ ع ۲ : جناب حبیب اصغر قدزانی - ج ۳ ع ۱ (۱۹۵۳ء)

صرف عوام بلکہ بعض خواص کے لئے بھی اطمینان بخش ثابت نہیں ہوا چنانچہ بعد کے دو فاضل مضمون نگاروں کے متعلق کہا جاسکتا ہے کہ وہ مولانا گیلانی کے اصل دعویٰ کو تو کیا مانتے ان ابتدائی باتوں کو بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں جن کو مولانا نے بدہیات کا درجہ دیا ہے۔

ذیل میں ہمیں تین لفظ بدبوذا سفت اور سمٹنیہ سے سے بحث مقصود ہے اور ہماری تحریر کا تعلق براہ راست ان لفظوں کی لغوی تاریخ و تطور سے ہوگا،

سنسکرت کے الفاظ بودھی (Bodhi) = عقل، عرفان - بودھا (Buddha) =

**بد** عارف بدھا (Buddha) = روشن ضمیر، عرفان بخشانندہ، آریائی ریشہ بدھ سے نکلتے ہیں؛ ہندو قدیم کی مشہور شخصیت سترہاڑتا سکیا منی کو جب اعلیٰ درجہ کا عرفان حاصل ہو گیا تو اس کا خطاب بدھا اور بودھی ستوا بہ معنی صاحب عرفان و عارف النفس قرار پایا اور اسی خطاب سے اس کی شہرت عام ہوئی۔

عربوں کی زبان پر بدھ اور بدھا کی شکل "بد" ہو گئی، عربی تصانیف میں بدتین معنوں میں استعمال ہوتا ہے تفصیل درج ذیل ہے

(۱) بد = گونا ما بدھ؛ یہ استعمال ہمارے ناقص خیال میں زیادہ شائع نہیں اسلامی مصنفین جن کا استعمال ہمارے لئے سزین سکتا ہے وہ گونا ما کو عموماً بودا سفت، البد الاول یا البد الاعظم کے نام سے یاد کرتے ہیں۔ یہ صحیح ہے کہ البیرونی کے الفاظ: ہولبد الی بلاز البندر کی دلالت گوتم کی شخصیت پر ہو سکتی ہے لیکن قدر سے تامل سے واضح ہوتا ہے کہ اس استعمال میں نبی یا رسول سے قریب تر مفہوم کا اعتبار ملحوظ رہا ہے اسی طرح شہرستانی کے قول: ثم بالبدۃ الی اسرض الہند لفظ بدوہ (بصیغہ جمع)

J. G. R. Forlong: Faiths of Men, 346-1906

۱۹۵۲/۲۱

ابنیا، ورسل کے مفہوم کو متضمن ہے گویا بدیا بدوہ شہرستانی یا البیرونی کے استعمال میں بھی گوتم کی معبود شخصیت کے لئے کچھ خاص نہیں۔ لہذا لفظ بد کی دلالت گوتم پر عرف عام کے لحاظ سے تسلیم کی جاسکتی ہے اور بس، یہ دعویٰ کہ گوتم بدھ کے لئے عربی میں بد کا استعمال ہے اور ثبوت میں مذکورہ عبارتوں کو پیش کرنا قطعاً غلط ہے۔ بدھ کے لئے البد (بلا قید زائد) کا استعمال عربی میں بہت نادر ہے اور ہمارے علم میں ابن الذکیم صرف ایک جگہ گوتم کے لئے لفظ بد کا استعمال کرتا ہے:

شہرستانی کے سابقہ الفاظ سے صفات معلوم ہوتا ہے کہ وہ بدھا ہونے والی ہستیوں (Buddhessuccessive) کا ذکر کر رہا ہے؛ یہی وجہ ہے کہ وہ گوتم کو "بداول" قرار دیتا، اور اس کا نام "شکمیں" بتاتا ہے؛ جو بظاہر "سکیامونی" کی تعریب ہے؛ شہرستانی کے پیشرو بھی اس نظریہ سے واقفیت رکھتے تھے چنانچہ ابن ربین طبری کتاب الدین والدول کے ابتدائی صفحات میں مذاہب قدیمہ کا جائزہ لیتے ہوئے ہند کے بدوہ (عرفانی ہستیوں) کا ذکر کرتا ہے؛ اسی طرح مسعودی کی مروج الذہب میں ہمیں اس نظریہ کا اجمالی ذکر ملتا ہے؛ پالی مصادر اور سنسکرت ماخذ "مرکب صغیر" (Little Vehicle) سے متفقہ طور پر بدھوں کا تعدد ثابت ہے اور اس حد تک یہ مسئلہ قدیم اجماع کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی تائید اثری شہادتوں سے بھی ہوتی ہے؛ البتہ پالی مصادر میں بدھوں کی فہرست بہت طویل ہے جس میں اخیر کے صرف چھ نام سنسکرت ماخذ سے متفق ہیں؛ پالی مصادر کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ سکیا مونی (گوتم بدھ) سے پہلے گزرنے والے بدھوں کی تعداد چونتیس ہے؛ ان میں سے ایک بدھا کوناگامانا (Konagamana) کے "اسٹوپا" کی زیارت اشوکا نے کی تھی یہ اطلاع اشوکا کے ایک تمبر سے

لے معارف: ۲/۴۲ ص ۹۹ کہ کتاب الفہرست: الفن الاول: ص ۲ مصرعہ ۱۱۱ یورپ سے

طبہ منغانا؛ ۷۳۹، ۷۳۸، ۷۳۷، ۷۳۶، ۷۳۵، ۷۳۴، ۷۳۳، ۷۳۲، ۷۳۱، ۷۳۰، ۷۲۹، ۷۲۸، ۷۲۷، ۷۲۶، ۷۲۵، ۷۲۴، ۷۲۳، ۷۲۲، ۷۲۱، ۷۲۰، ۷۱۹، ۷۱۸، ۷۱۷، ۷۱۶، ۷۱۵، ۷۱۴، ۷۱۳، ۷۱۲، ۷۱۱، ۷۱۰، ۷۰۹، ۷۰۸، ۷۰۷، ۷۰۶، ۷۰۵، ۷۰۴، ۷۰۳، ۷۰۲، ۷۰۱، ۷۰۰، ۶۹۹، ۶۹۸، ۶۹۷، ۶۹۶، ۶۹۵، ۶۹۴، ۶۹۳، ۶۹۲، ۶۹۱، ۶۹۰، ۶۸۹، ۶۸۸، ۶۸۷، ۶۸۶، ۶۸۵، ۶۸۴، ۶۸۳، ۶۸۲، ۶۸۱، ۶۸۰، ۶۷۹، ۶۷۸، ۶۷۷، ۶۷۶، ۶۷۵، ۶۷۴، ۶۷۳، ۶۷۲، ۶۷۱، ۶۷۰، ۶۶۹، ۶۶۸، ۶۶۷، ۶۶۶، ۶۶۵، ۶۶۴، ۶۶۳، ۶۶۲، ۶۶۱، ۶۶۰، ۶۵۹، ۶۵۸، ۶۵۷، ۶۵۶، ۶۵۵، ۶۵۴، ۶۵۳، ۶۵۲، ۶۵۱، ۶۵۰، ۶۴۹، ۶۴۸، ۶۴۷، ۶۴۶، ۶۴۵، ۶۴۴، ۶۴۳، ۶۴۲، ۶۴۱، ۶۴۰، ۶۳۹، ۶۳۸، ۶۳۷، ۶۳۶، ۶۳۵، ۶۳۴، ۶۳۳، ۶۳۲، ۶۳۱، ۶۳۰، ۶۲۹، ۶۲۸، ۶۲۷، ۶۲۶، ۶۲۵، ۶۲۴، ۶۲۳، ۶۲۲، ۶۲۱، ۶۲۰، ۶۱۹، ۶۱۸، ۶۱۷، ۶۱۶، ۶۱۵، ۶۱۴، ۶۱۳، ۶۱۲، ۶۱۱، ۶۱۰، ۶۰۹، ۶۰۸، ۶۰۷، ۶۰۶، ۶۰۵، ۶۰۴، ۶۰۳، ۶۰۲، ۶۰۱، ۶۰۰، ۵۹۹، ۵۹۸، ۵۹۷، ۵۹۶، ۵۹۵، ۵۹۴، ۵۹۳، ۵۹۲، ۵۹۱، ۵۹۰، ۵۸۹، ۵۸۸، ۵۸۷، ۵۸۶، ۵۸۵، ۵۸۴، ۵۸۳، ۵۸۲، ۵۸۱، ۵۸۰، ۵۷۹، ۵۷۸، ۵۷۷، ۵۷۶، ۵۷۵، ۵۷۴، ۵۷۳، ۵۷۲، ۵۷۱، ۵۷۰، ۵۶۹، ۵۶۸، ۵۶۷، ۵۶۶، ۵۶۵، ۵۶۴، ۵۶۳، ۵۶۲، ۵۶۱، ۵۶۰، ۵۵۹، ۵۵۸، ۵۵۷، ۵۵۶، ۵۵۵، ۵۵۴، ۵۵۳، ۵۵۲، ۵۵۱، ۵۵۰، ۵۴۹، ۵۴۸، ۵۴۷، ۵۴۶، ۵۴۵، ۵۴۴، ۵۴۳، ۵۴۲، ۵۴۱، ۵۴۰، ۵۳۹، ۵۳۸، ۵۳۷، ۵۳۶، ۵۳۵، ۵۳۴، ۵۳۳، ۵۳۲، ۵۳۱، ۵۳۰، ۵۲۹، ۵۲۸، ۵۲۷، ۵۲۶، ۵۲۵، ۵۲۴، ۵۲۳، ۵۲۲، ۵۲۱، ۵۲۰، ۵۱۹، ۵۱۸، ۵۱۷، ۵۱۶، ۵۱۵، ۵۱۴، ۵۱۳، ۵۱۲، ۵۱۱، ۵۱۰، ۵۰۹، ۵۰۸، ۵۰۷، ۵۰۶، ۵۰۵، ۵۰۴، ۵۰۳، ۵۰۲، ۵۰۱، ۵۰۰، ۴۹۹، ۴۹۸، ۴۹۷، ۴۹۶، ۴۹۵، ۴۹۴، ۴۹۳، ۴۹۲، ۴۹۱، ۴۹۰، ۴۸۹، ۴۸۸، ۴۸۷، ۴۸۶، ۴۸۵، ۴۸۴، ۴۸۳، ۴۸۲، ۴۸۱، ۴۸۰، ۴۷۹، ۴۷۸، ۴۷۷، ۴۷۶، ۴۷۵، ۴۷۴، ۴۷۳، ۴۷۲، ۴۷۱، ۴۷۰، ۴۶۹، ۴۶۸، ۴۶۷، ۴۶۶، ۴۶۵، ۴۶۴، ۴۶۳، ۴۶۲، ۴۶۱، ۴۶۰، ۴۵۹، ۴۵۸، ۴۵۷، ۴۵۶، ۴۵۵، ۴۵۴، ۴۵۳، ۴۵۲، ۴۵۱، ۴۵۰، ۴۴۹، ۴۴۸، ۴۴۷، ۴۴۶، ۴۴۵، ۴۴۴، ۴۴۳، ۴۴۲، ۴۴۱، ۴۴۰، ۴۳۹، ۴۳۸، ۴۳۷، ۴۳۶، ۴۳۵، ۴۳۴، ۴۳۳، ۴۳۲، ۴۳۱، ۴۳۰، ۴۲۹، ۴۲۸، ۴۲۷، ۴۲۶، ۴۲۵، ۴۲۴، ۴۲۳، ۴۲۲، ۴۲۱، ۴۲۰، ۴۱۹، ۴۱۸، ۴۱۷، ۴۱۶، ۴۱۵، ۴۱۴، ۴۱۳، ۴۱۲، ۴۱۱، ۴۱۰، ۴۰۹، ۴۰۸، ۴۰۷، ۴۰۶، ۴۰۵، ۴۰۴، ۴۰۳، ۴۰۲، ۴۰۱، ۴۰۰، ۳۹۹، ۳۹۸، ۳۹۷، ۳۹۶، ۳۹۵، ۳۹۴، ۳۹۳، ۳۹۲، ۳۹۱، ۳۹۰، ۳۸۹، ۳۸۸، ۳۸۷، ۳۸۶، ۳۸۵، ۳۸۴، ۳۸۳، ۳۸۲، ۳۸۱، ۳۸۰، ۳۷۹، ۳۷۸، ۳۷۷، ۳۷۶، ۳۷۵، ۳۷۴، ۳۷۳، ۳۷۲، ۳۷۱، ۳۷۰، ۳۶۹، ۳۶۸، ۳۶۷، ۳۶۶، ۳۶۵، ۳۶۴، ۳۶۳، ۳۶۲، ۳۶۱، ۳۶۰، ۳۵۹، ۳۵۸، ۳۵۷، ۳۵۶، ۳۵۵، ۳۵۴، ۳۵۳، ۳۵۲، ۳۵۱، ۳۵۰، ۳۴۹، ۳۴۸، ۳۴۷، ۳۴۶، ۳۴۵، ۳۴۴، ۳۴۳، ۳۴۲، ۳۴۱، ۳۴۰، ۳۳۹، ۳۳۸، ۳۳۷، ۳۳۶، ۳۳۵، ۳۳۴، ۳۳۳، ۳۳۲، ۳۳۱، ۳۳۰، ۳۲۹، ۳۲۸، ۳۲۷، ۳۲۶، ۳۲۵، ۳۲۴، ۳۲۳، ۳۲۲، ۳۲۱، ۳۲۰، ۳۱۹، ۳۱۸، ۳۱۷، ۳۱۶، ۳۱۵، ۳۱۴، ۳۱۳، ۳۱۲، ۳۱۱، ۳۱۰، ۳۰۹، ۳۰۸، ۳۰۷، ۳۰۶، ۳۰۵، ۳۰۴، ۳۰۳، ۳۰۲، ۳۰۱، ۳۰۰، ۲۹۹، ۲۹۸، ۲۹۷، ۲۹۶، ۲۹۵، ۲۹۴، ۲۹۳، ۲۹۲، ۲۹۱، ۲۹۰، ۲۸۹، ۲۸۸، ۲۸۷، ۲۸۶، ۲۸۵، ۲۸۴، ۲۸۳، ۲۸۲، ۲۸۱، ۲۸۰، ۲۷۹، ۲۷۸، ۲۷۷، ۲۷۶، ۲۷۵، ۲۷۴، ۲۷۳، ۲۷۲، ۲۷۱، ۲۷۰، ۲۶۹، ۲۶۸، ۲۶۷، ۲۶۶، ۲۶۵، ۲۶۴، ۲۶۳، ۲۶۲، ۲۶۱، ۲۶۰، ۲۵۹، ۲۵۸، ۲۵۷، ۲۵۶، ۲۵۵، ۲۵۴، ۲۵۳، ۲۵۲، ۲۵۱، ۲۵۰، ۲۴۹، ۲۴۸، ۲۴۷، ۲۴۶، ۲۴۵، ۲۴۴، ۲۴۳، ۲۴۲، ۲۴۱، ۲۴۰، ۲۳۹، ۲۳۸، ۲۳۷، ۲۳۶، ۲۳۵، ۲۳۴، ۲۳۳، ۲۳۲، ۲۳۱، ۲۳۰، ۲۲۹، ۲۲۸، ۲۲۷، ۲۲۶، ۲۲۵، ۲۲۴، ۲۲۳، ۲۲۲، ۲۲۱، ۲۲۰، ۲۱۹، ۲۱۸، ۲۱۷، ۲۱۶، ۲۱۵، ۲۱۴، ۲۱۳، ۲۱۲، ۲۱۱، ۲۱۰، ۲۰۹، ۲۰۸، ۲۰۷، ۲۰۶، ۲۰۵، ۲۰۴، ۲۰۳، ۲۰۲، ۲۰۱، ۲۰۰، ۱۹۹، ۱۹۸، ۱۹۷، ۱۹۶، ۱۹۵، ۱۹۴، ۱۹۳، ۱۹۲، ۱۹۱، ۱۹۰، ۱۸۹، ۱۸۸، ۱۸۷، ۱۸۶، ۱۸۵، ۱۸۴، ۱۸۳، ۱۸۲، ۱۸۱، ۱۸۰، ۱۷۹، ۱۷۸، ۱۷۷، ۱۷۶، ۱۷۵، ۱۷۴، ۱۷۳، ۱۷۲، ۱۷۱، ۱۷۰، ۱۶۹، ۱۶۸، ۱۶۷، ۱۶۶، ۱۶۵، ۱۶۴، ۱۶۳، ۱۶۲، ۱۶۱، ۱۶۰، ۱۵۹، ۱۵۸، ۱۵۷، ۱۵۶، ۱۵۵، ۱۵۴، ۱۵۳، ۱۵۲، ۱۵۱، ۱۵۰، ۱۴۹، ۱۴۸، ۱۴۷، ۱۴۶، ۱۴۵، ۱۴۴، ۱۴۳، ۱۴۲، ۱۴۱، ۱۴۰، ۱۳۹، ۱۳۸، ۱۳۷، ۱۳۶، ۱۳۵، ۱۳۴، ۱۳۳، ۱۳۲، ۱۳۱، ۱۳۰، ۱۲۹، ۱۲۸، ۱۲۷، ۱۲۶، ۱۲۵، ۱۲۴، ۱۲۳، ۱۲۲، ۱۲۱، ۱۲۰، ۱۱۹، ۱۱۸، ۱۱۷، ۱۱۶، ۱۱۵، ۱۱۴، ۱۱۳، ۱۱۲، ۱۱۱، ۱۱۰، ۱۰۹، ۱۰۸، ۱۰۷، ۱۰۶، ۱۰۵، ۱۰۴، ۱۰۳، ۱۰۲، ۱۰۱، ۱۰۰، ۹۹، ۹۸، ۹۷، ۹۶، ۹۵، ۹۴، ۹۳، ۹۲، ۹۱، ۹۰، ۸۹، ۸۸، ۸۷، ۸۶، ۸۵، ۸۴، ۸۳، ۸۲، ۸۱، ۸۰، ۷۹، ۷۸، ۷۷، ۷۶، ۷۵، ۷۴، ۷۳، ۷۲، ۷۱، ۷۰، ۶۹، ۶۸، ۶۷، ۶۶، ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰، ۵۹، ۵۸، ۵۷، ۵۶، ۵۵، ۵۴، ۵۳، ۵۲، ۵۱، ۵۰، ۴۹، ۴۸، ۴۷، ۴۶، ۴۵، ۴۴، ۴۳، ۴۲، ۴۱، ۴۰، ۳۹، ۳۸، ۳۷، ۳۶، ۳۵، ۳۴، ۳۳، ۳۲، ۳۱، ۳۰، ۲۹، ۲۸، ۲۷، ۲۶، ۲۵، ۲۴، ۲۳، ۲۲، ۲۱، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۷، ۱۶، ۱۵، ۱۴، ۱۳، ۱۲، ۱۱، ۱۰، ۹، ۸، ۷، ۶، ۵، ۴، ۳، ۲، ۱، ۰، -۱، -۲، -۳، -۴، -۵، -۶، -۷، -۸، -۹، -۱۰، -۱۱، -۱۲، -۱۳، -۱۴، -۱۵، -۱۶، -۱۷، -۱۸، -۱۹، -۲۰، -۲۱، -۲۲، -۲۳، -۲۴، -۲۵، -۲۶، -۲۷، -۲۸، -۲۹، -۳۰، -۳۱، -۳۲، -۳۳، -۳۴، -۳۵، -۳۶، -۳۷، -۳۸، -۳۹، -۴۰، -۴۱، -۴۲، -۴۳، -۴۴، -۴۵، -۴۶، -۴۷، -۴۸، -۴۹، -۵۰، -۵۱، -۵۲، -۵۳، -۵۴، -۵۵، -۵۶، -۵۷، -۵۸، -۵۹، -۶۰، -۶۱، -۶۲، -۶۳، -۶۴، -۶۵، -۶۶، -۶۷، -۶۸، -۶۹، -۷۰، -۷۱، -۷۲، -۷۳، -۷۴، -۷۵، -۷۶، -۷۷، -۷۸، -۷۹، -۸۰، -۸۱، -۸۲، -۸۳، -۸۴، -۸۵، -۸۶، -۸۷، -۸۸، -۸۹، -۹۰، -۹۱، -۹۲، -۹۳، -۹۴، -۹۵، -۹۶، -۹۷، -۹۸، -۹۹، -۱۰۰، -۱۰۱، -۱۰۲، -۱۰۳، -۱۰۴، -۱۰۵، -۱۰۶، -۱۰۷، -۱۰۸، -۱۰۹، -۱۱۰، -۱۱۱، -۱۱۲، -۱۱۳، -۱۱۴، -۱۱۵، -۱۱۶، -۱۱۷، -۱۱۸، -۱۱۹، -۱۲۰، -۱۲۱، -۱۲۲، -۱۲۳، -۱۲۴، -۱۲۵، -۱۲۶، -۱۲۷، -۱۲۸، -۱۲۹، -۱۳۰، -۱۳۱، -۱۳۲، -۱۳۳، -۱۳۴، -۱۳۵، -۱۳۶، -۱۳۷، -۱۳۸، -۱۳۹، -۱۴۰، -۱۴۱، -۱۴۲، -۱۴۳، -۱۴۴، -۱۴۵، -۱۴۶، -۱۴۷، -۱۴۸، -۱۴۹، -۱۵۰، -۱۵۱، -۱۵۲، -۱۵۳، -۱۵۴، -۱۵۵، -۱۵۶، -۱۵۷، -۱۵۸، -۱۵۹، -۱۶۰، -۱۶۱، -۱۶۲، -۱۶۳، -۱۶۴، -۱۶۵، -۱۶۶، -۱۶۷، -۱۶۸، -۱۶۹، -۱۷۰، -۱۷۱، -۱۷۲، -۱۷۳، -۱۷۴، -۱۷۵، -۱۷۶، -۱۷۷، -۱۷۸، -۱۷۹، -۱۸۰، -۱۸۱، -۱۸۲، -۱۸۳، -۱۸۴، -۱۸۵، -۱۸۶، -۱۸۷، -۱۸۸، -۱۸۹، -۱۹۰، -۱۹۱، -۱۹۲، -۱۹۳، -۱۹۴، -۱۹۵، -۱۹۶، -۱۹۷، -۱۹۸، -۱۹۹، -۲۰۰، -۲۰۱، -۲۰۲، -۲۰۳، -۲۰۴، -۲۰۵، -۲۰۶، -۲۰۷، -۲۰۸، -۲۰۹، -۲۱۰، -۲۱۱، -۲۱۲، -۲۱۳، -۲۱۴، -۲۱۵، -۲۱۶، -۲۱۷، -۲۱۸، -۲۱۹، -۲۲۰، -۲۲۱، -۲۲۲، -۲۲۳، -۲۲۴، -۲۲۵، -۲۲۶، -۲۲۷، -۲۲۸، -۲۲۹، -۲۳۰، -۲۳۱، -۲۳۲، -۲۳۳، -۲۳۴، -۲۳۵، -۲۳۶، -۲۳۷، -۲۳۸، -۲۳۹، -۲۴۰، -۲۴۱، -۲۴۲، -۲۴۳، -۲۴۴، -۲۴۵، -۲۴۶، -۲۴۷، -۲۴۸، -۲۴۹، -۲۵۰، -۲۵۱، -۲۵۲، -۲۵۳، -۲۵۴، -۲۵۵، -۲۵۶، -۲۵۷، -۲۵۸، -۲۵۹، -۲۶۰، -۲۶۱، -۲۶۲، -۲۶۳، -۲۶۴، -۲۶۵، -۲۶۶، -۲۶۷، -۲۶۸، -۲۶۹، -۲۷۰، -۲۷۱، -۲۷۲، -۲۷۳، -۲۷۴، -۲۷۵، -۲۷۶، -۲۷۷، -۲۷۸، -۲۷۹، -۲۸۰، -۲۸۱، -۲۸۲، -۲۸۳، -۲۸۴، -۲۸۵، -۲۸۶، -۲۸۷، -۲۸۸، -۲۸۹، -۲۹۰، -۲۹۱، -۲۹۲، -۲۹۳، -۲۹۴، -۲۹۵، -۲۹۶، -۲۹۷، -۲۹۸، -۲۹۹، -۳۰۰، -۳۰۱، -۳۰۲، -۳۰۳، -۳۰۴، -۳۰۵، -۳۰۶، -۳۰۷، -۳۰۸، -۳۰۹، -۳۱۰، -۳۱۱، -۳۱۲، -۳۱۳، -۳۱۴، -۳۱۵، -۳۱۶، -۳۱۷، -۳۱۸، -۳۱۹، -۳۲۰، -۳۲۱، -۳۲۲، -۳۲۳، -۳۲۴، -۳۲۵، -۳۲۶، -۳۲۷، -۳۲۸، -۳۲۹، -۳۳۰، -۳۳۱، -۳۳۲، -۳۳۳، -۳۳۴، -۳۳۵، -۳۳۶، -۳۳۷، -۳۳۸، -۳۳۹، -۳۴۰، -۳۴۱، -۳۴۲، -۳۴۳، -۳۴۴، -۳۴۵، -۳۴۶، -۳۴۷، -۳۴۸، -۳۴۹، -۳۵۰، -۳۵۱، -۳۵۲، -۳۵۳، -۳۵۴، -۳۵۵، -۳۵۶، -۳۵۷، -۳۵۸، -۳۵۹، -۳۶۰، -۳۶۱، -۳۶۲، -۳۶۳، -۳۶۴، -۳۶۵، -۳۶۶، -۳۶۷، -۳۶۸، -۳۶۹، -۳۷۰، -۳۷۱، -۳۷۲، -۳۷۳، -۳۷۴، -۳۷۵، -۳۷۶، -۳۷۷، -۳۷۸، -۳۷۹، -۳۸۰، -۳۸۱، -۳۸۲، -۳۸۳، -۳۸۴، -۳۸۵، -۳۸۶، -۳۸۷، -۳۸۸، -۳۸۹، -۳۹۰، -۳۹۱، -۳۹۲، -۳۹۳، -۳۹۴، -۳۹۵، -۳۹۶، -۳۹۷، -۳۹۸، -۳۹۹، -۴۰۰، -۴۰۱، -۴۰۲، -۴۰۳، -۴۰۴، -۴۰۵، -۴۰۶، -۴۰۷، -۴۰۸، -۴۰۹، -۴۱۰، -۴۱۱، -۴۱۲، -۴۱۳، -۴۱۴، -۴۱۵، -۴۱۶، -۴۱۷، -۴۱۸، -۴۱۹، -۴۲۰، -۴۲۱، -۴۲۲، -۴۲۳، -۴۲۴، -۴۲۵، -۴۲۶، -۴۲۷، -۴۲۸، -۴۲۹، -۴۳۰، -۴۳۱، -۴۳۲، -۴۳۳، -۴۳۴، -۴۳۵، -۴۳۶، -۴۳۷، -۴۳۸، -۴۳۹، -۴۴۰، -۴۴۱، -۴۴۲، -۴۴۳، -۴۴۴، -۴۴۵، -۴۴۶، -۴۴۷، -۴۴۸، -۴۴۹، -۴۵۰، -۴۵۱، -۴۵۲، -۴۵۳، -۴۵۴، -۴۵۵، -۴۵۶، -۴۵۷، -۴۵۸، -۴۵۹، -۴۶۰، -۴۶۱، -۴۶۲، -۴۶۳، -۴۶۴، -۴۶۵، -۴۶۶، -۴۶۷، -۴۶۸، -۴۶۹، -۴۷۰، -۴۷۱، -۴۷۲، -۴۷۳، -۴۷۴، -۴۷۵، -۴۷۶، -۴۷۷، -۴۷۸، -۴۷۹، -۴۸۰، -۴۸۱، -۴۸۲، -۴۸۳، -۴۸۴، -۴۸۵، -۴۸۶، -۴۸۷، -۴۸۸، -۴۸۹، -۴۹۰، -۴۹۱، -۴۹۲، -۴۹۳، -۴۹۴، -۴۹۵، -۴۹۶، -۴۹۷، -۴۹۸، -۴۹۹، -۵۰۰، -۵۰۱، -۵۰۲، -۵۰۳، -۵۰۴، -۵۰۵، -۵۰۶، -۵۰۷، -۵۰۸، -۵۰۹، -۵۱۰، -۵۱۱، -۵۱۲، -۵۱۳، -۵۱۴، -۵۱۵، -۵۱۶، -۵۱۷، -۵۱۸، -۵۱۹، -۵۲۰، -۵۲۱، -۵۲۲، -۵۲۳، -۵۲۴، -۵۲۵، -۵۲۶، -۵۲۷، -۵۲۸، -۵۲۹، -۵۳۰، -۵۳۱، -۵۳۲، -۵۳۳، -۵۳۴، -۵۳۵، -۵۳۶، -۵۳۷، -۵۳۸، -۵۳۹، -۵۴۰، -۵۴۱، -۵۴۲، -۵۴۳، -۵۴۴، -۵۴۵، -۵۴۶، -۵۴۷، -۵۴۸، -۵۴۹، -۵۵۰، -۵۵۱، -۵۵۲، -۵۵۳، -۵۵۴، -۵۵۵، -۵۵۶، -۵۵۷، -۵۵۸، -۵۵۹، -۵۶۰، -۵۶۱، -۵۶۲، -۵۶۳، -۵۶۴، -۵۶۵، -۵۶۶، -۵۶۷، -۵۶۸، -۵۶۹، -۵۷۰، -۵۷۱، -۵۷۲، -۵۷۳، -۵۷۴، -۵۷۵، -۵۷۶، -۵۷۷، -۵۷۸، -۵۷۹، -۵۸۰، -۵۸۱، -۵۸۲، -۵۸۳، -۵۸۴، -۵۸۵، -۵۸۶، -۵۸۷، -۵۸۸، -۵۸۹، -۵۹۰، -۵۹۱، -۵۹۲، -۵۹۳، -۵۹۴، -۵۹۵، -۵۹۶، -۵۹۷، -۵۹۸، -۵۹۹، -۶۰۰، -۶۰۱، -۶۰۲، -۶۰۳، -۶۰۴، -۶۰۵، -۶۰۶، -۶۰۷، -۶۰۸، -۶۰۹، -۶۱۰، -۶۱۱، -۶۱۲، -۶۱۳، -۶۱۴، -۶۱۵، -۶۱۶، -۶۱۷، -۶۱۸، -۶۱۹، -۶۲۰، -۶۲۱، -۶۲۲، -۶۲۳، -۶۲۴، -۶۲۵، -۶۲۶، -۶۲۷، -۶۲۸، -۶۲۹، -۶۳۰، -۶۳۱، -۶۳۲، -۶۳۳، -۶۳۴، -۶۳۵، -۶۳۶، -۶۳۷، -۶۳۸، -۶۳۹، -۶۴۰، -۶۴۱، -۶۴۲، -۶۴۳، -۶۴۴، -۶۴۵، -۶۴۶، -۶۴۷، -۶۴۸، -۶۴۹، -۶۵۰، -۶۵۱، -۶۵۲، -۶۵۳، -۶۵۴، -۶۵۵، -۶۵۶، -۶۵۷، -۶۵۸، -۶۵۹، -۶۶۰، -۶۶۱، -۶۶۲، -۶۶۳، -۶۶۴، -۶۶۵، -۶۶۶، -۶۶۷، -۶۶۸، -۶۶۹، -۶۷۰، -۶۷۱، -۶۷۲، -۶۷۳، -۶۷۴، -۶۷۵، -۶۷۶، -۶۷۷، -۶۷۸، -۶۷۹، -۶۸۰، -۶۸۱، -۶۸۲، -۶۸۳، -۶۸۴، -۶۸۵، -۶۸۶، -۶۸۷، -۶۸۸، -۶۸۹، -۶۹۰، -۶۹۱، -۶۹۲، -۶۹۳، -۶۹۴، -۶۹۵، -۶۹۶، -۶۹۷، -۶۹۸، -۶۹۹، -۷۰۰، -۷۰۱، -۷۰۲، -۷۰۳، -۷۰۴، -۷۰۵، -۷۰۶، -۷۰۷، -۷۰۸، -۷۰۹، -۷۱۰، -۷۱۱، -۷۱۲، -۷۱۳، -۷۱۴، -۷۱۵، -۷۱۶، -۷۱۷، -۷۱۸، -۷۱۹، -۷۲۰، -۷۲۱، -۷۲۲، -۷۲۳، -۷۲۴، -۷۲۵، -۷۲۶، -۷۲۷، -۷۲۸، -۷۲۹، -۷۳۰، -۷۳۱، -۷۳۲، -۷۳۳، -۷۳۴، -۷۳۵، -۷۳۶، -۷۳۷، -۷۳۸، -۷۳۹، -۷۴۰، -۷۴۱، -۷۴۲، -۷۴۳، -۷۴۴، -۷۴۵، -۷۴۶، -۷۴۷، -۷۴۸، -۷۴۹، -۷۵۰، -۷۵۱، -۷۵۲، -۷۵۳، -۷۵۴، -۷۵۵، -۷۵۶، -۷۵۷، -۷۵۸، -۷۵

حاصل ہوتی ہے جو انیسویں صدی کے اواخر میں نیپال بورڈر سے برآمد ہوا تھا؛ البتہ قدیم بدھی لٹریچر میں اس بات کا سراغ نہیں ملتا کہ کسی سابق بدھا کے نقش قدم پر چلنے کی دعوت خود گوتم بدھ نے دی ہو یا اس کے کسی خاص چیلے نے ماہنی کے کسی بدھا کا سوالہ دیا ہو؛ بہر حال ہم یہ نہیں کہتے ہیں کہ جہاں عرب مورخین البد کا لفظ نبی یا مرسل کے مفہوم میں استعمال کرتے ہیں وہاں گوتم بدھ کے سوا کسی اور کو مراد لیتے ہیں، نہیں وہ غالب گمان یہی ہے کہ گوتم کو مراد لیتے ہیں البتہ وہ اس کے علاوہ بدھوں کے بارہ میں بھی بطریق اجمال ضرورتاً قنیت رکھتے ہیں۔ اور بہت ممکن ہے کہ بدھا کو طوفان نوح سے قبل بتانے والوں کا منشا گوتما سے پہلے کے بدھوں کے وجود و ظہور کا نظریہ ہو بہارے اس خیال کی تائید اس بات سے ہوتی ہے کہ مسعودی اہل ہند کی تاریخ کی ابتداء ”البد الاول“ کے ظہور سے بتلتے ہوئے ناقل ہے کہ اس کے ظہور پر ۱۲۰۰۰ x ۳۶۰۰۰ سال گزر چکے ہیں اور شہرستانی اس کی تاریخ پانچ ہزار برس قبل ہجرت بتاتا ہے؛ خود بودھوں کی تاریخی روایات کا یہ حال ہے کہ چین کے بودھیوں کے قدیم دعویٰ کے مطابق گوتما ۲۸۰۰ ق م تک زندہ رہا اور تبت والوں کے حساب کی رو سے ۲۰۰۰ ق م تا ۱۸۰۰ ق م اس کا زمانہ ہے۔

(۲) بدل = مندر: انسائیکلو پیڈیا آف اسلام کا مضمون نگار اس معنی میں لفظ بدل کے استعمال کو بہت نادر قرار دیتا ہے اور اس استعمال کی شہادت میں بزرگ بن شہریار کی کتاب عجائب الہند کی ایک عبارت کا ترجمہ پیش کرتا ہے۔ مضمون نگار کا یہ دعویٰ سراسر غلط ہے بد بمعنی مندر عربی تصانیف میں عام طور پر استعمال ہوا ہے؛ ابن الفقیہ کے الفاظ ہیں: اهلند وقفوا الجواسر علی البدایہاں ”البد“ کے صحیح معنی مندر کے ہیں ہندوستان

۱۸۹۱ء، طبعة مصر، الملل والنحل ۴۹-۱۰۳۴۸ Faiths of

۱۸۹۱ء، ۷۶۹-۱۰۳۴۸ B. Carra de Vaux. Vol.

۱۸۹۱ء، آثار البلاد والقرونین ص۔ گوٹن سلسلہ

کی دیو دامیوں کی روایت بہت مشہور ہے؛ اس سے زیادہ واضح استعمال البلاذری کی فتوح  
البلدان میں ملتا ہے دلیل کے مشہور بت خانہ کے ذکر میں لکھتا ہے: وکان بالدیل بدعظیم  
(دیل میں بڑا بت تھا) اور آگے خود ہی اس لفظ کی تفسیر میں کہتا ہے:

”وألبد فیما ذکرنا مناسرة عظيمة  
فی بناء لهم فیہ صنم لهم أو  
أصنامہ“  
لوگوں کا بیان ہے کہ بد اہل ہند کے معبد جس میں  
ان کے بت رکھے ہوتے ہیں اسی کے بڑے منار  
کو کہتے ہیں“

محمد بن قاسم نے رور پر صلحا قبضہ کیا تھا شرائط صلح میں اس بات کی تصریح تھی کہ  
لا یعرض لبدھم یعنی مندروں کو نقصان نہیں پہنچائے گا۔ بد کی واضح تر شرح بلاذری کے  
ان الفاظ میں ملاحظہ ہو:-

ما البد الا کنائس النصارى  
والیہود و بیوت نیران المجوس  
”بد عیسائیوں کے کنیہ، یہودیوں کے معبد  
اور آتش پرستوں کے آتش خانہ کی طرح ہوتا ہے“  
غرض بد، مندر کے مفہوم میں عرب تصنیفات میں اس قدر شائع ہے کہ اس کی  
ندرت کا وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا؛

(۳) بد = بت، مورت؛ اس استعمال میں بدھا کی مورتی کی تخصیص نہیں ہے۔  
سیاحوں کی زبان پر سند و ہند کی ہر قسم کی مورتیوں کے لئے بد اور بصیغہ جمع بدوہ رائج  
رہا ہے۔ ہماری تاریخوں میں بھی یہ لفظ بلا تخصیص بتوں کے لئے مستعمل ہے: البلاذری  
کے بیان سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بتوں کے علاوہ ہر وہ چیز جس کی عبادت اہل ہند  
کیا کرتے تھے وہ بھی بد سے تعبیر کی جاتی تھی اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:-

وکل شیء اعظموہ من طریق  
العبادة فهو عندہم بد والصنم  
ہر وہ چیز اہل ہند جس کی عظمت دل میں رکھتے  
ہیں وہ ان کے یہاں بد کہلاتی ہے اور بت بھی ہے

۱۰ فتوح البلدان: ۲۲۵ طبع دی خود ۱۸۶۶ء ۲۲۹ء ایضاً ۲۳۹ء ایضاً ۲۳۹ء نیز صفحہ ۲۲۵، ۲۲۵ء ایضاً

بلاذری کا سیاق بتاتا ہے کہ بد کا استعمال اس معنی میں عربوں کا ذاتی تصرف نہیں تھا بلکہ خود اہل سندھ بھی اس معنی میں اس کا استعمال کرتے تھے اور انھیں سے عربوں نے اس لفظ کا استعمال سیکھا؛ بہر حال کہنا یہ ہے کہ عربی تصانیف میں لفظ بد کا تیسرا استعمال اس حد تک عام ہے کہ اس کے بد یہی ہونے میں شبہ نہیں تاہم مزید شہادتیں دو معتبر مصنفوں کی پیش کر دی جاتی ہیں۔

(الف) ابو عبد اللہ محمد بن احمد خوارزمی کتاب مفاتیح العلوم میں قمر طراز ہے :-

البد: وکھو صنم الھند الکبر بد: ہند کا سب سے بڑا بت جس کی وہ زیارت  
الذی یحبونہ، ولسمی کل صنم کرتے ہیں اور ہر بت بد کہلاتا ہے۔  
بدا

(ب) ابن النذیم - کتاب الفہرست میں ایک خاص باب اس عنوان سے قائم کرتا ہے: اسماء مواضع العبادات ببلاد الھند وصف البیوت وحالات البدیۃ۔ اس باب میں اس نے مشہور مندروں اور ان کی مورتیوں کی مفصل کیفیت لکھی ہے؛ مانگیر، سنہری سرحد (ملتان)، قمار اور مدینۃ الصنف کے مندروں اور بتوں کے بیان میں بار بار بد اور بدوہ استعمال کیا ہے؛ اخیر میں ایک ذیلی عنوان الکلام علی البد کا بانڈھا ہے اور بد کی تشریح میں اہل ہند کے مختلف آراء اور ہوا کو بیان کیا ہے اس کے الفاظ کے ضروری اجزاء مندرج ذیل ہیں :-

اختلف الھند فی ذلک فرعمت  
وقالت طائفۃ انہ صورۃ الباسری تعالیٰ رکھتے ہیں ایک گروہ اس کو باری تعالیٰ کی صورت  
وقالت طائفۃ جدہ وقالت طائفۃ صورۃ رسول الکریم سمجھتا ہے تو دوسرا اس کو رسول کی صورت  
وقالت طائفۃ بوز اسف الحکیم الذی کہتا ہے؛ اور ایک گروہ اس کو بوز اسف

اناھم من عند اللہ جل اسمہ  
 وحکی بعض من یصدق  
 عنہم ان لكل ملة منہم صورة  
 یرجعون الی عبادتہا ویظہرونها  
 وان ابدا اسم للجنس والاصنام  
 کلا نواع

حکیم کی مورتی کہتا ہے جو ان کے پاس اللہ تعالیٰ  
 کی طرف سے آیا تھا: — اور بعض معتقدناقلین  
 کا بیان ہے کہ اہل ہند کے ہر مذہبی طائفہ کی ایک خاص  
 مورتی ہوتی ہے جس کی وہ عبادت و تعظیم کرتا  
 ہے اور یہ کاللفظ بطور اسم جنس ہے جو مختلف  
 اصنام کو شامل ہے۔

**بوداسف** | بودھی ستوا (Bodhisattva) = جس شخص کا جو ہر باطن، عرفانِ محض  
 ہو بہ الفاظ دیگر "عارف النفس" یہ تشریح اصل مفہوم سے قریب تر سمجھی  
 گئی ہے: درجہ تاریخی طور پر اس لفظ کے معنی "طالب حق" یا "طالب عرفان" یعنی مستقبل  
 میں بدھا ہونے والی ہستی کے ہیں۔ اسی لفظ کی شکل قدیم ایرانی لٹریچر میں بوتاسٹ  
 (Butusast) ہے: پہلوی کے ذریعہ یہ لفظ عربی میں "بوتاسف" منتقل ہوا اور ب و  
 ی کی مشابہت کی بنا پر اس کی ایک شکل "بوداسف" بھی بنی۔ مسیحیوں کا سینٹ جوسا  
 پھت (Joseph) جس کی یادگار میں یونانی کلیسا نے ۲۶ اگست کا دن مقرر کیا  
 اور روم کے (Sister Church) نے ۲۷ نومبر کا خاص دن رکھا اس کی اصلیت  
 بھی اہل تحقیق کے فیصلہ کے بہ بموجب سنسکرت کا بودھی ستوا ہے۔ گو تم بدھ نے اپنی رہائش  
 کے دوران میں "بودھی ستوا" کا خطاب پایا تھا اور اس لفظ کے اصل مفہوم کا اگر لحاظ رکھا  
 جائے تو "بدھا" بننے کے بعد بھی گو تم بدھ پر یہ خطاب بالکل چسپاں رہا۔ عرب مصنفین عام  
 طور پر گوتاما کو بوداسف لکھتے ہیں اور مسعودی، بیردنی، ابن الندیم، الخوارزمی بیک زبان  
 اس کو ہندی الاصل قرار دیتے ہیں۔ مسعودی کا بیان بوداسف کے متعلق بہت صاف

Ency of Relig II - 739 سے انسائیکلو پیڈیا آف اسلام: ج ۱ ص ۱۱۱ بحوالہ ترجمہ ادبیتا از جے

ڈرہمستیرج ۲۵۹/۲ سے ۷۱۱-568 Ency of Relig سے معارف: ۲/۲: ص ۹۶، ص ۹۷

اور صریح ہے اور اسی کا بیان مولانا گیلانی کے پورے مضمون کا سنگ بنیاد ہے۔

”بوذا سف کا ظہور ہندوستان میں ہوا وہ ہندی تھا سرزمین ہند سے سندھ آیا پھر سمبستان اور زابلستان کی سیر کی جو فیروز بن کبک کا قلم و تھا پھر سندھ سے کرمان تک کا سفر کیا اور نبوت کا دعویٰ کیا اپنے کو اللہ کا رسول اور خالق و مخلوق کے درمیان واسطہ بتایا وہ ظہورث بادشاہ فارس کے اوائل عہد میں یا مجتہد کے زمانہ میں فارس آیا۔ صاحب کے مذہب کو اول اسی نے ظاہر کیا جیسا کہ اسی کتاب پر مروج (میں ذکر گزرا ہے) (مسعودی)

ابن الندیم کا قول لفظ بد کی تحقیق میں گذر چکا ہے کہ وہ بدھا کو بوذا سف الحکیم کہتا ہے پھر اس نے سمینیہ کے مذاہب کے بیان کے لئے الگ عنوان اختیار کیا ہے اور بوذا سف کو سمینیہ کا بنی قرار دیا ہے؛ اس کا بیان جس کتاب سے ماخوذ ہے وہ اس مذہب کے دستور کی حیثیت رکھتی تھی اور جیسا کہ آئندہ سطروں میں وضاحت کی جائے گی عرب تصانیف میں سمینیہ سے نو دعوت کے مستقدمین مراد ہوتے ہیں۔

الخوارزمی، مفاتیح العلوم میں لفظ سمینیہ کی شرت میں کلدانیوں کو صابئی قرار دیتا ہے اور لکھتا ہے کہ ”یہ لوگ بوذا سف کو جو ہندوستان میں ظاہر ہوا تھا ایسا بنی بتاتے ہیں۔ حمزہ اصفہانی ظہورث کے عہد پر روشنی ڈالتا ہوا ذکر کرتا ہے کہ اسی کے عہد میں ایک شخص بوذا سف کے ماننے والوں نے روزہ رکھنے کا طریقہ نکالا۔ حمزہ نے بوذا سف کی وطنیت ظاہر نہیں کی ہے، اس کی خاموشی کا خاص سبب یہ ہے کہ تاریخ کا تفصیلی بیان اس کی کتاب کے موضوع سے خارج ہے۔ بوذا سف کی ایک اور شکل عربی میں بوذا سب ہے جو ہمیں مسعودی کی کتاب التبیہ والاشراف میں ملتی ہے۔

ایک فاضل مضمون نگار شہرستانی اور البیرونی کی عبارتیں نقل کرتے ہیں اور اپنی

لہ مروج الذہب: (ربما مش نفع الطیب مصر) ج ۲/۱۳۸ لہ ص ۳۶، تہ مسنی ملوک الارض: ص ۱۲

طبعہ کا دیانی۔ برلن ۱۳۳۸ھ ص ۳۸ مصر ۱۹۰۷ھ۔ فیض اللہ: معارف ۲/۲ ص ۵۹



تحقیق کا نتیجہ حسب ذیل لفظوں میں پیش کرتے ہیں۔

”اس سے معلوم ہو (۹) کہ بدھ کی تعریب بدیا بدوہ ہے نہ کہ بوذا سف؛ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عربی کتابوں میں بدھ بلا تصرف تعریب استعمال کرتے ہیں کوئی شہادت ہمارے پاس ایسی نہیں جس سے سمجھا جائے کہ بوذا سف بدھ کا عرب ہے، عربی کتابوں میں جہاں بدھ کے حالات لکھے ہیں اس کو بدھ سے تعبیر کرتے ہیں اور بوذا سف کو بوذا سف سے

(معارف ج ۲ ص ۹۹)

مفسرین نگار کا یہ دعویٰ کہ بوذا سف، بدھ کی تعریب نہیں، صحیح ہے اور یہ بھی سچا ہے کہ بدھ کی تعریب بد ہے لیکن تعریب کی دوسری شکل بدوہ (بالواق کو قرار دینا محض غلط ہے؛ شہرستانی کی عبارت میں۔ بدوہ۔ بصیغہ جمع وارد ہے۔ جس سے صریح اشارہ بدھا ہونے والی مختلف ہستیوں کی طرف ہے۔ اور سخت حیرت ہمیں اس دعویٰ پر ہے کہ ”عربی کتابوں میں بدھ بلا تصرف تعریب استعمال کرتے ہیں اور بدھ کو بدھ سے تعبیر کرتے ہیں نہ کہ بوذا سف سے“۔ عربی کتابوں کا صریح استعمال تصدیق بالاسے واضح ہے جن کی روشنی میں اس ناصلانہ دعویٰ کی حقیقت بے نقاب ہو جاتی ہے۔

**سمنیہ** | یہ بودھ مت کے معتقدین کے ایک خاص طبقہ کا نام ہے؛ لیکن ہمارے مورخین اس کا اطلاق بودھیوں پر بلا تخصیص کرتے ہیں۔ البیرونی کے بیان کے مطابق اہل خراسان بوذا سف کے متبعین کو ”شمنان“ کہتے تھے۔ بودھ متی کی اشاعت ایران اور مشرق قریب میں جس کا ذکر ڈوزی نے کیا ہے محلّ تعجب نہیں کہ خود بیرونی کے سابق بیان سے خراسان میں اس مذہب کا وجود قدیم زمانہ سے مترشح ہے؛ اور وہ ایک موقع پر بصراحت لکھتا ہے کہ زردشت سے پیشتر خراسان، فارس اور موصل میں مذہب سمنیہ (بودھ مت) پھیلا ہوا تھا اس کے ساتھ ہی ابن الندیم کا یہ بیان ملاحظہ

۱۳/۳ ص ۱۷۱ ص ۱۷۲ ص ۱۷۳ ص ۱۷۴ ص ۱۷۵ ص ۱۷۶ ص ۱۷۷ ص ۱۷۸ ص ۱۷۹ ص ۱۸۰ ص ۱۸۱ ص ۱۸۲ ص ۱۸۳ ص ۱۸۴ ص ۱۸۵ ص ۱۸۶ ص ۱۸۷ ص ۱۸۸ ص ۱۸۹ ص ۱۹۰ ص ۱۹۱ ص ۱۹۲ ص ۱۹۳ ص ۱۹۴ ص ۱۹۵ ص ۱۹۶ ص ۱۹۷ ص ۱۹۸ ص ۱۹۹ ص ۲۰۰ ص ۲۰۱ ص ۲۰۲ ص ۲۰۳ ص ۲۰۴ ص ۲۰۵ ص ۲۰۶ ص ۲۰۷ ص ۲۰۸ ص ۲۰۹ ص ۲۱۰ ص ۲۱۱ ص ۲۱۲ ص ۲۱۳ ص ۲۱۴ ص ۲۱۵ ص ۲۱۶ ص ۲۱۷ ص ۲۱۸ ص ۲۱۹ ص ۲۲۰ ص ۲۲۱ ص ۲۲۲ ص ۲۲۳ ص ۲۲۴ ص ۲۲۵ ص ۲۲۶ ص ۲۲۷ ص ۲۲۸ ص ۲۲۹ ص ۲۳۰ ص ۲۳۱ ص ۲۳۲ ص ۲۳۳ ص ۲۳۴ ص ۲۳۵ ص ۲۳۶ ص ۲۳۷ ص ۲۳۸ ص ۲۳۹ ص ۲۴۰ ص ۲۴۱ ص ۲۴۲ ص ۲۴۳ ص ۲۴۴ ص ۲۴۵ ص ۲۴۶ ص ۲۴۷ ص ۲۴۸ ص ۲۴۹ ص ۲۵۰ ص ۲۵۱ ص ۲۵۲ ص ۲۵۳ ص ۲۵۴ ص ۲۵۵ ص ۲۵۶ ص ۲۵۷ ص ۲۵۸ ص ۲۵۹ ص ۲۶۰ ص ۲۶۱ ص ۲۶۲ ص ۲۶۳ ص ۲۶۴ ص ۲۶۵ ص ۲۶۶ ص ۲۶۷ ص ۲۶۸ ص ۲۶۹ ص ۲۷۰ ص ۲۷۱ ص ۲۷۲ ص ۲۷۳ ص ۲۷۴ ص ۲۷۵ ص ۲۷۶ ص ۲۷۷ ص ۲۷۸ ص ۲۷۹ ص ۲۸۰ ص ۲۸۱ ص ۲۸۲ ص ۲۸۳ ص ۲۸۴ ص ۲۸۵ ص ۲۸۶ ص ۲۸۷ ص ۲۸۸ ص ۲۸۹ ص ۲۹۰ ص ۲۹۱ ص ۲۹۲ ص ۲۹۳ ص ۲۹۴ ص ۲۹۵ ص ۲۹۶ ص ۲۹۷ ص ۲۹۸ ص ۲۹۹ ص ۳۰۰ ص ۳۰۱ ص ۳۰۲ ص ۳۰۳ ص ۳۰۴ ص ۳۰۵ ص ۳۰۶ ص ۳۰۷ ص ۳۰۸ ص ۳۰۹ ص ۳۱۰ ص ۳۱۱ ص ۳۱۲ ص ۳۱۳ ص ۳۱۴ ص ۳۱۵ ص ۳۱۶ ص ۳۱۷ ص ۳۱۸ ص ۳۱۹ ص ۳۲۰ ص ۳۲۱ ص ۳۲۲ ص ۳۲۳ ص ۳۲۴ ص ۳۲۵ ص ۳۲۶ ص ۳۲۷ ص ۳۲۸ ص ۳۲۹ ص ۳۳۰ ص ۳۳۱ ص ۳۳۲ ص ۳۳۳ ص ۳۳۴ ص ۳۳۵ ص ۳۳۶ ص ۳۳۷ ص ۳۳۸ ص ۳۳۹ ص ۳۴۰ ص ۳۴۱ ص ۳۴۲ ص ۳۴۳ ص ۳۴۴ ص ۳۴۵ ص ۳۴۶ ص ۳۴۷ ص ۳۴۸ ص ۳۴۹ ص ۳۵۰ ص ۳۵۱ ص ۳۵۲ ص ۳۵۳ ص ۳۵۴ ص ۳۵۵ ص ۳۵۶ ص ۳۵۷ ص ۳۵۸ ص ۳۵۹ ص ۳۶۰ ص ۳۶۱ ص ۳۶۲ ص ۳۶۳ ص ۳۶۴ ص ۳۶۵ ص ۳۶۶ ص ۳۶۷ ص ۳۶۸ ص ۳۶۹ ص ۳۷۰ ص ۳۷۱ ص ۳۷۲ ص ۳۷۳ ص ۳۷۴ ص ۳۷۵ ص ۳۷۶ ص ۳۷۷ ص ۳۷۸ ص ۳۷۹ ص ۳۸۰ ص ۳۸۱ ص ۳۸۲ ص ۳۸۳ ص ۳۸۴ ص ۳۸۵ ص ۳۸۶ ص ۳۸۷ ص ۳۸۸ ص ۳۸۹ ص ۳۹۰ ص ۳۹۱ ص ۳۹۲ ص ۳۹۳ ص ۳۹۴ ص ۳۹۵ ص ۳۹۶ ص ۳۹۷ ص ۳۹۸ ص ۳۹۹ ص ۴۰۰ ص ۴۰۱ ص ۴۰۲ ص ۴۰۳ ص ۴۰۴ ص ۴۰۵ ص ۴۰۶ ص ۴۰۷ ص ۴۰۸ ص ۴۰۹ ص ۴۱۰ ص ۴۱۱ ص ۴۱۲ ص ۴۱۳ ص ۴۱۴ ص ۴۱۵ ص ۴۱۶ ص ۴۱۷ ص ۴۱۸ ص ۴۱۹ ص ۴۲۰ ص ۴۲۱ ص ۴۲۲ ص ۴۲۳ ص ۴۲۴ ص ۴۲۵ ص ۴۲۶ ص ۴۲۷ ص ۴۲۸ ص ۴۲۹ ص ۴۳۰ ص ۴۳۱ ص ۴۳۲ ص ۴۳۳ ص ۴۳۴ ص ۴۳۵ ص ۴۳۶ ص ۴۳۷ ص ۴۳۸ ص ۴۳۹ ص ۴۴۰ ص ۴۴۱ ص ۴۴۲ ص ۴۴۳ ص ۴۴۴ ص ۴۴۵ ص ۴۴۶ ص ۴۴۷ ص ۴۴۸ ص ۴۴۹ ص ۴۵۰ ص ۴۵۱ ص ۴۵۲ ص ۴۵۳ ص ۴۵۴ ص ۴۵۵ ص ۴۵۶ ص ۴۵۷ ص ۴۵۸ ص ۴۵۹ ص ۴۶۰ ص ۴۶۱ ص ۴۶۲ ص ۴۶۳ ص ۴۶۴ ص ۴۶۵ ص ۴۶۶ ص ۴۶۷ ص ۴۶۸ ص ۴۶۹ ص ۴۷۰ ص ۴۷۱ ص ۴۷۲ ص ۴۷۳ ص ۴۷۴ ص ۴۷۵ ص ۴۷۶ ص ۴۷۷ ص ۴۷۸ ص ۴۷۹ ص ۴۸۰ ص ۴۸۱ ص ۴۸۲ ص ۴۸۳ ص ۴۸۴ ص ۴۸۵ ص ۴۸۶ ص ۴۸۷ ص ۴۸۸ ص ۴۸۹ ص ۴۹۰ ص ۴۹۱ ص ۴۹۲ ص ۴۹۳ ص ۴۹۴ ص ۴۹۵ ص ۴۹۶ ص ۴۹۷ ص ۴۹۸ ص ۴۹۹ ص ۵۰۰ ص ۵۰۱ ص ۵۰۲ ص ۵۰۳ ص ۵۰۴ ص ۵۰۵ ص ۵۰۶ ص ۵۰۷ ص ۵۰۸ ص ۵۰۹ ص ۵۱۰ ص ۵۱۱ ص ۵۱۲ ص ۵۱۳ ص ۵۱۴ ص ۵۱۵ ص ۵۱۶ ص ۵۱۷ ص ۵۱۸ ص ۵۱۹ ص ۵۲۰ ص ۵۲۱ ص ۵۲۲ ص ۵۲۳ ص ۵۲۴ ص ۵۲۵ ص ۵۲۶ ص ۵۲۷ ص ۵۲۸ ص ۵۲۹ ص ۵۳۰ ص ۵۳۱ ص ۵۳۲ ص ۵۳۳ ص ۵۳۴ ص ۵۳۵ ص ۵۳۶ ص ۵۳۷ ص ۵۳۸ ص ۵۳۹ ص ۵۴۰ ص ۵۴۱ ص ۵۴۲ ص ۵۴۳ ص ۵۴۴ ص ۵۴۵ ص ۵۴۶ ص ۵۴۷ ص ۵۴۸ ص ۵۴۹ ص ۵۵۰ ص ۵۵۱ ص ۵۵۲ ص ۵۵۳ ص ۵۵۴ ص ۵۵۵ ص ۵۵۶ ص ۵۵۷ ص ۵۵۸ ص ۵۵۹ ص ۵۶۰ ص ۵۶۱ ص ۵۶۲ ص ۵۶۳ ص ۵۶۴ ص ۵۶۵ ص ۵۶۶ ص ۵۶۷ ص ۵۶۸ ص ۵۶۹ ص ۵۷۰ ص ۵۷۱ ص ۵۷۲ ص ۵۷۳ ص ۵۷۴ ص ۵۷۵ ص ۵۷۶ ص ۵۷۷ ص ۵۷۸ ص ۵۷۹ ص ۵۸۰ ص ۵۸۱ ص ۵۸۲ ص ۵۸۳ ص ۵۸۴ ص ۵۸۵ ص ۵۸۶ ص ۵۸۷ ص ۵۸۸ ص ۵۸۹ ص ۵۹۰ ص ۵۹۱ ص ۵۹۲ ص ۵۹۳ ص ۵۹۴ ص ۵۹۵ ص ۵۹۶ ص ۵۹۷ ص ۵۹۸ ص ۵۹۹ ص ۶۰۰ ص ۶۰۱ ص ۶۰۲ ص ۶۰۳ ص ۶۰۴ ص ۶۰۵ ص ۶۰۶ ص ۶۰۷ ص ۶۰۸ ص ۶۰۹ ص ۶۱۰ ص ۶۱۱ ص ۶۱۲ ص ۶۱۳ ص ۶۱۴ ص ۶۱۵ ص ۶۱۶ ص ۶۱۷ ص ۶۱۸ ص ۶۱۹ ص ۶۲۰ ص ۶۲۱ ص ۶۲۲ ص ۶۲۳ ص ۶۲۴ ص ۶۲۵ ص ۶۲۶ ص ۶۲۷ ص ۶۲۸ ص ۶۲۹ ص ۶۳۰ ص ۶۳۱ ص ۶۳۲ ص ۶۳۳ ص ۶۳۴ ص ۶۳۵ ص ۶۳۶ ص ۶۳۷ ص ۶۳۸ ص ۶۳۹ ص ۶۴۰ ص ۶۴۱ ص ۶۴۲ ص ۶۴۳ ص ۶۴۴ ص ۶۴۵ ص ۶۴۶ ص ۶۴۷ ص ۶۴۸ ص ۶۴۹ ص ۶۵۰ ص ۶۵۱ ص ۶۵۲ ص ۶۵۳ ص ۶۵۴ ص ۶۵۵ ص ۶۵۶ ص ۶۵۷ ص ۶۵۸ ص ۶۵۹ ص ۶۶۰ ص ۶۶۱ ص ۶۶۲ ص ۶۶۳ ص ۶۶۴ ص ۶۶۵ ص ۶۶۶ ص ۶۶۷ ص ۶۶۸ ص ۶۶۹ ص ۶۷۰ ص ۶۷۱ ص ۶۷۲ ص ۶۷۳ ص ۶۷۴ ص ۶۷۵ ص ۶۷۶ ص ۶۷۷ ص ۶۷۸ ص ۶۷۹ ص ۶۸۰ ص ۶۸۱ ص ۶۸۲ ص ۶۸۳ ص ۶۸۴ ص ۶۸۵ ص ۶۸۶ ص ۶۸۷ ص ۶۸۸ ص ۶۸۹ ص ۶۹۰ ص ۶۹۱ ص ۶۹۲ ص ۶۹۳ ص ۶۹۴ ص ۶۹۵ ص ۶۹۶ ص ۶۹۷ ص ۶۹۸ ص ۶۹۹ ص ۷۰۰ ص ۷۰۱ ص ۷۰۲ ص ۷۰۳ ص ۷۰۴ ص ۷۰۵ ص ۷۰۶ ص ۷۰۷ ص ۷۰۸ ص ۷۰۹ ص ۷۱۰ ص ۷۱۱ ص ۷۱۲ ص ۷۱۳ ص ۷۱۴ ص ۷۱۵ ص ۷۱۶ ص ۷۱۷ ص ۷۱۸ ص ۷۱۹ ص ۷۲۰ ص ۷۲۱ ص ۷۲۲ ص ۷۲۳ ص ۷۲۴ ص ۷۲۵ ص ۷۲۶ ص ۷۲۷ ص ۷۲۸ ص ۷۲۹ ص ۷۳۰ ص ۷۳۱ ص ۷۳۲ ص ۷۳۳ ص ۷۳۴ ص ۷۳۵ ص ۷۳۶ ص ۷۳۷ ص ۷۳۸ ص ۷۳۹ ص ۷۴۰ ص ۷۴۱ ص ۷۴۲ ص ۷۴۳ ص ۷۴۴ ص ۷۴۵ ص ۷۴۶ ص ۷۴۷ ص ۷۴۸ ص ۷۴۹ ص ۷۵۰ ص ۷۵۱ ص ۷۵۲ ص ۷۵۳ ص ۷۵۴ ص ۷۵۵ ص ۷۵۶ ص ۷۵۷ ص ۷۵۸ ص ۷۵۹ ص ۷۶۰ ص ۷۶۱ ص ۷۶۲ ص ۷۶۳ ص ۷۶۴ ص ۷۶۵ ص ۷۶۶ ص ۷۶۷ ص ۷۶۸ ص ۷۶۹ ص ۷۷۰ ص ۷۷۱ ص ۷۷۲ ص ۷۷۳ ص ۷۷۴ ص ۷۷۵ ص ۷۷۶ ص ۷۷۷ ص ۷۷۸ ص ۷۷۹ ص ۷۸۰ ص ۷۸۱ ص ۷۸۲ ص ۷۸۳ ص ۷۸۴ ص ۷۸۵ ص ۷۸۶ ص ۷۸۷ ص ۷۸۸ ص ۷۸۹ ص ۷۹۰ ص ۷۹۱ ص ۷۹۲ ص ۷۹۳ ص ۷۹۴ ص ۷۹۵ ص ۷۹۶ ص ۷۹۷ ص ۷۹۸ ص ۷۹۹ ص ۸۰۰ ص ۸۰۱ ص ۸۰۲ ص ۸۰۳ ص ۸۰۴ ص ۸۰۵ ص ۸۰۶ ص ۸۰۷ ص ۸۰۸ ص ۸۰۹ ص ۸۱۰ ص ۸۱۱ ص ۸۱۲ ص ۸۱۳ ص ۸۱۴ ص ۸۱۵ ص ۸۱۶ ص ۸۱۷ ص ۸۱۸ ص ۸۱۹ ص ۸۲۰ ص ۸۲۱ ص ۸۲۲ ص ۸۲۳ ص ۸۲۴ ص ۸۲۵ ص ۸۲۶ ص ۸۲۷ ص ۸۲۸ ص ۸۲۹ ص ۸۳۰ ص ۸۳۱ ص ۸۳۲ ص ۸۳۳ ص ۸۳۴ ص ۸۳۵ ص ۸۳۶ ص ۸۳۷ ص ۸۳۸ ص ۸۳۹ ص ۸۴۰ ص ۸۴۱ ص ۸۴۲ ص ۸۴۳ ص ۸۴۴ ص ۸۴۵ ص ۸۴۶ ص ۸۴۷ ص ۸۴۸ ص ۸۴۹ ص ۸۵۰ ص ۸۵۱ ص ۸۵۲ ص ۸۵۳ ص ۸۵۴ ص ۸۵۵ ص ۸۵۶ ص ۸۵۷ ص ۸۵۸ ص ۸۵۹ ص ۸۶۰ ص ۸۶۱ ص ۸۶۲ ص ۸۶۳ ص ۸۶۴ ص ۸۶۵ ص ۸۶۶ ص ۸۶۷ ص ۸۶۸ ص ۸۶۹ ص ۸۷۰ ص ۸۷۱ ص ۸۷۲ ص ۸۷۳ ص ۸۷۴ ص ۸۷۵ ص ۸۷۶ ص ۸۷۷ ص ۸۷۸ ص ۸۷۹ ص ۸۸۰ ص ۸۸۱ ص ۸۸۲ ص ۸۸۳ ص ۸۸۴ ص ۸۸۵ ص ۸۸۶ ص ۸۸۷ ص ۸۸۸ ص ۸۸۹ ص ۸۹۰ ص ۸۹۱ ص ۸۹۲ ص ۸۹۳ ص ۸۹۴ ص ۸۹۵ ص ۸۹۶ ص ۸۹۷ ص ۸۹۸ ص ۸۹۹ ص ۹۰۰ ص ۹۰۱ ص ۹۰۲ ص ۹۰۳ ص ۹۰۴ ص ۹۰۵ ص ۹۰۶ ص ۹۰۷ ص ۹۰۸ ص ۹۰۹ ص ۹۱۰ ص ۹۱۱ ص ۹۱۲ ص ۹۱۳ ص ۹۱۴ ص ۹۱۵ ص ۹۱۶ ص ۹۱۷ ص ۹۱۸ ص ۹۱۹ ص ۹۲۰ ص ۹۲۱ ص ۹۲۲ ص ۹۲۳ ص ۹۲۴ ص ۹۲۵ ص ۹۲۶ ص ۹۲۷ ص ۹۲۸ ص ۹۲۹ ص ۹۳۰ ص ۹۳۱ ص ۹۳۲ ص ۹۳۳ ص ۹۳۴ ص ۹۳۵ ص ۹۳۶ ص ۹۳۷ ص ۹۳۸ ص ۹۳۹ ص ۹۴۰ ص ۹۴۱ ص ۹۴۲ ص ۹۴۳ ص ۹۴۴ ص ۹۴۵ ص ۹۴۶ ص ۹۴۷ ص ۹۴۸ ص ۹۴۹ ص ۹۵۰ ص ۹۵۱ ص ۹۵۲ ص ۹۵۳ ص ۹۵۴ ص ۹۵۵ ص ۹۵۶ ص ۹۵۷ ص ۹۵۸ ص ۹۵۹ ص ۹۶۰ ص ۹۶۱ ص ۹۶۲ ص ۹۶۳ ص ۹۶۴ ص ۹۶۵ ص ۹۶۶ ص ۹۶۷ ص ۹۶۸ ص ۹۶۹ ص ۹۷۰ ص ۹۷۱ ص ۹۷۲ ص ۹۷۳ ص ۹۷۴ ص ۹۷۵ ص ۹۷۶ ص ۹۷۷ ص ۹۷۸ ص ۹۷۹ ص ۹۸۰ ص ۹۸۱ ص ۹۸۲ ص ۹۸۳ ص ۹۸۴ ص ۹۸۵ ص ۹۸۶ ص ۹۸۷ ص ۹۸۸ ص ۹۸۹ ص ۹۹۰ ص ۹۹۱ ص ۹۹۲ ص ۹۹۳ ص ۹۹۴ ص ۹۹۵ ص ۹۹۶ ص ۹۹۷ ص ۹۹۸ ص ۹۹۹ ص ۱۰۰۰ ص

ہو کہ "سمنیہ کا بنی بوذا سفت تھا اور قبل اسلام زمانہ قدیم سے ماوراء النہر کے لوگ اسی مذہب کو مانتے آئے تھے۔ لفظ سمنیہ کی تحقیق میں اس کے الفاظ صرف اس قدر ہیں کہ سمنیہ کی نسبت سمنی کی طرف ہے؛ اور الخوارزمی لکھتا ہے: ہذا اصحاب سمن رمنیہ سمن کے ماننے والے ہیں)

سمنی اور سمن کی اصلیت بلاشبہ پالی سما نو (samano) یا پراکرت سمننا (samma) ہے۔ جو اصطلاح میں بو دھمت کے مبلغین کا لقب ہے۔ اس لفظ کی اصل سنکرت سرمننا (sramana) ہے۔ یہ لفظ بو دھمتی کی اشاعت کے ساتھ مختلف قوموں کی زبان پر تھوڑی ترمیم کے ساتھ رائج ہوا؛ صغدی اور سبستانی میں یہی لفظ فارسی کے شمن کا ہم آواز تھا؛ یعنی زبان میں اس کی شکل شامن (shamen) تھی؟ سمن اور سمنتا، تبت کے بو دھیوں کے ایک دیوتا "او الوکیت الشورا" Avalok (it'shava) کا دوسرا نام تھا جس کی نسبت سے یہ لوگ بھی سمن کہلاتے؛ ترک، تاتار اور منگول کے عقیدہ میں ان کا سب سے بڑا دیوتا تنگری (Tengri) مشرق کی جنیت ارواح سے برسر پیکار رہنے والی ایک مخصوص جماعت کا خلاق مانا جاتا تھا یہ جماعت "شمن" کہلاتی تھی۔

ایک یورپین محقق کی رائے میں صغدی یا سبستانی کے واسطے سے یہ لفظ فارسی زبان میں داخل ہوا، شمن = بت پرست، فارسی کا مشہور لفظ ہے جو عام طور پر اسی معنی میں مستعمل رہا ہے اور مستند فارسی شعرا، مثلاً رودکی، سنائی، شمس فخری، انوری وغیرہ کے کلام میں ملتا ہے؛ طبقہ قدیم کا ایک شاعر کوکبی مردزی کہتا ہے:

نگاہ کن بگل سرخ ناشگفتہ تمام جو لجتے کہ شمن را ہی نماز کند

لے الفہرست ص ۲۸۳ سے مفاتیح: ص ۳۳۳ ۲۳۴ V.F. Buchner Faiths of man iii

انسائیکلو پیڈیا آف اسلام ج ۴ (لفظ شمن) ص ۶۱۶؛ Avelo Eng. Dict. vol: VIII, 616؛ Cxgaya 1914.

(لباب اللہباب عونی ج ۲)

اور محیر سلیقانی کا شعر ہے:

مست برفاستہ ترکی کہ سپہر ش ہندوست خواب ناگردہ بتے کش دل خاصا شمن است  
 البیرونی کے مذکورہ بیان میں "شمنان" اسی لفظ کی جمع ہے اور ہماری تفصیل سے  
 یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ عربی کے سمن، سمنیہ اور فارسی کے شمن دونوں کا منبع اگرچہ ایک ہے ان میں اتنا  
 فرق ضرور ہے کہ فارسی میں اس لفظ کا داخلہ براہ راست پالی یا سنکرت سے نہیں ہوا  
 جب کہ عربی میں غالب گمان یہی ہے کہ براہ راست پالی یا پرکرت سے آیا البلاذری وقوع  
 السنہ کے باب میں سمنیہ اور سمنیوں کا ذکر کرتا ہے؛ ہماری کتب کلامیہ میں جو سمنیہ کا لفظ  
 مستعمل ہے کوئی وجہ نہیں کہ اس کو اہل خراسان کے شمنان سے ماخوذ قرار دیں یا سومنا  
 کی طرف منسوب سمجھیں؛ یہ بھی واضح رہے کہ سمنیہ کا لفظ بودھ مت کی اصطلاح میں  
 جس خصوصیت کا حامل ہے وہ اسلامی مصنفین کے استعمال میں ختم ہو جاتی ہے؛ البیرونی  
 مسعودی، البلاذری، ابن الندیم اور خود الخوارزمی جس کے اسلوب سے ظاہر ہے کہ وہ بودھ  
 کے عام متبعین کو سمنیہ کا نام دینا نہیں چاہتے ان سب کی تحریریں ثبوت کے لئے کافی ہیں؛  
 کہ عرب بودھ کے عام متبعین کو سمنیہ کہتے ہیں۔ لہذا یہ دعویٰ کہ "بودھا کے ہر سرپر کو  
 شمنان نہیں کہہ سکتے" ناقابل اعتناء ہے ہم ان مصنفین کے استعمال کو غلط نہیں کہہ سکتے اور  
 کسی زبان میں جب اجنبی الفاظ داخل ہوتے ہیں تو صوتی ترمیم کے ساتھ ان کے مفہوم میں کچھ  
 رد و بدل مثلاً ترمیم یا تخصیص کا وقوع کچھ عجیب نہیں۔

۱۔ قصیدہ در مدح سلطان ارسلان بن طغرل: راجعہ الصدور ص ۳۱۳ گب میموریل سیریز؛

۲۔ ص ۳۷، ۳۸ طبعہ دی خویہ

۳۔ معارف ۳/۱ ص ۱۶۷، ص ۱۶۸ (حاشیہ)

۴۔ معارف: ۱/۲ ص ۷۷